قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دین کی نصرت کے لئے اک آسماں شور ہے | عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

چندہ غیر ممالک سے

سات روپے

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہونچاؤں گا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

جلد ۴ | مورخہ ۲۴ اپریل سنہ ۱۹۱۷ء | سہ شنبہ | مطابق یکم رجب ۱۳۳۵ ہجری | نمبر ۸۴

Digtized by Khilafat Library

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

الحمد للہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کو آرام ہے ٭

جناب حافظ روشن علی صاحب جناب میر قاسم علی صاحب جناب مولوی قطب الدین صاحب۔ جناب ماسٹر محمد یوسف صاحب کاٹھ گڈھ گئے ہیں۔ جہاں آریوں سے مباحثہ قرار پایا ہے۔ اُمید ہے کہ مباحثہ کی مفصل روئداد چھپکر شایع ہو جائیگی ٭

ہفتہ مختتمہ میں مندرجہ ذیل مہمان تشریف لائے ماسٹر قمر الدین صاحب لودھیانہ سے۔ کریم بخش صاحب بہاگو ٹی سے۔ الادین صاحب ٹھیکریاں سے۔ امام دین صاحب موضع چک ضلع گجرات سے۔ ممتاز علی صاحب ضلع سیالکوٹ سے۔ محمد شاہ صاحب ٹھیکیدار نواں شہر سے مولانا مولوی غلام رسول صاحب راجیکی۔ و میاں شمس الدین صاحب لاہور سے ٭

اخبار احمدیہ

خوشخبری الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ جناب مفتی محمد صادق صاحب بخیریت لنڈن پہونچ گئے۔ ان کی طرف سے ۲۷ ماہ حال کا روانہ شدہ تار بنام حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ۲۳ اپریل کو یہاں پہونچ گیا ہے۔ جو یہ ہے ٭

Reached London safely

Mufti Sadiq

ترجمہ۔ لنڈن صحیح و سلامت پہونچ گیا۔ مفتی صادق

باریسال بنگال ۶ و ۷ و ۸۔ اپریل کو احمدیان بنگال نے تبلیغی جلسہ کیا۔ بنگالی۔ انگریزی اور اُردو میں ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ پروفیسر مولانا عبد اللطیف مولوی ابو الہاشم خاں ایم۔ اے۔ مولوی حسام الدین حیدر بی۔ اے۔ مولوی مبارک علی صاحب بی۔ اے۔ بی ٹی لیکچرار ان

میں سے تھے۔ گریجوایٹیز اور انڈر گریجوایٹیز کی خاصی تعداد حاضرین میں تھی۔ سلسلہ عالیہ کی باتوں کو بڑی توجہ اور شوق سے سنا گیا۔ تقریریں انگریزی میں ہوئیں ٭

مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کے میر مجلس نے اپنی تقریر صدارت میں حضرت مسیح موعود کے لیکچر جلسہ مہوتسو سے اقتباسات نقل کئے تھے۔ گو میر مجلس نے کہدیا کہ میں احمدی نہیں ہوں۔ تاہم سامعین پر اس سے اسقدر اثر ہوا۔ کہ ہماری باتیں محبت اور توجہ سے سنی گئیں۔ الحمد للہ ٭

مارشیس اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے مارشیس میں سلسلہ عالیہ خاص طور پر نمایاں ترقی کر رہا ہے۔ روز ہل کے علاوہ ایسینٹ پیری و موکہ میں بھی انجمنیں قائم ہو گئی ہیں۔ مولوی غلام محمد صاحب روز ہل میں جمعہ پڑھا کر سینٹ پیری میں موٹر پر سوار ہو کر جاتے ہیں۔ اور خطبہ پڑھتے ہیں۔ روز ہل نام مقام میں بھی انجمن قائم ہوا چاہتی ہے۔ احمدیان مارشیس

باہتمام شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا ٭

کی درخواست پر حضرت نے منظور فرمایا ہے۔ کہ مولوی غلام محمد صاحب کے اہل و عیال کو مارشس بھیجا جاوے۔ چنانچہ مولوی عبید اللہ صاحب مع اپنی بیوی کے اور اہلیہ مولوی غلام محمد صاحب مع بچوں کے اپنے بھائی کے ہمراہ جلد سے جلد روانہ مارشس ہو جائینگے۔ مارشس کی احمدی خواتین بھی چندوں میں حصہ لے رہی ہیں۔ ہر دو مبلغین کا خرچ سفر و قیام انجمن مارشس ادا کریگی۔ اور اسکے علاوہ ۵۰۰ روپیہ سالانہ صدر انجمن کے لئے بھی بھیجے گی۔ اللہم زد فزد ؂

انجمن ہائے ریاست پٹیالہ کو اطلاع

۱۴۔ اپریل کے اخبار میں صدر انجمن کا فیصلہ متعلق تقرری انجمن احمدیہ ستور انجمن ضلع ریاست پٹیالہ جو شائع ہوا ہے۔ اسے آخری فیصلہ نہ سمجھا جائے۔ بارگاہ خلافت میں اسکے متعلق احباب پٹیالہ کی طرف سے اپیل دائر ہے۔ اس کے فیصلہ کا انتظار کرنا چاہیئے ؂

مالابار

سب کلکٹر کالی کٹ نے کنانور کے قاضی مولوی کو جس نے احمدیوں کے خلاف ایک نوٹس شائع اور کے شورش برپا کرانا چاہی تھی۔ ۵۰۰ روپیہ جرمانہ کیا ہے اور ۸ دن کے اندر تعمیل نہ ہونے کی صورت میں چھ ماہ قید با مشقت کا حکم دیا ہے۔ قاضی کنانور ۲۰۰۰ روپیہ کی ضمانت پر رہا ہے۔ اسپر مقدمہ گورنمنٹ کی طرف سے چلایا جائے گا۔ غیر احمدی مسٹر مظہر الحق کو اپنی طرف سے وکیل کرنا چاہتے ہیں ؂

سیلون

احمدیوں و غیر احمدیوں میں فوت مسیح موعود پر مباحثہ قرار پا چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے خاص تصرفات کے ماتحت جماعت احمدیہ سیلون کو غیب سے امداد ملی ہے۔ کہ ایک بزرگ شیخ جو عرب اور مدنی ہیں۔ اور سلسلہ سے دیرینہ تعلق رکھتے ہیں۔ جماعت میں علانیہ شامل ہو گئے ہیں۔ اور اب وہ مولویان کولمبو سے احمدیوں کی طرف سے مباحثہ کرینگے ؂

لودھیانہ کا مقدمہ

قاضی فضل احمد سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک پرانا مخالف ہے۔ جسنے ۱۹۰۶ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف ایک کتاب کلمہ فضل رحمانی شائع کی۔ اس کے بعد وہ ہمیشہ احمدیوں کی مخالفت کرتا رہا۔ اور عوام میں ہمارے سلسلہ کے خلاف غلط بیانیاں پھیلاتا رہا۔ جس کا دفعیہ لودھیانہ کی انجمن احمدیہ جائز طریق سے بذریعہ اشتہار اور لیکچر کرتی رہی۔ غالباً پچھلے ماہ اکتوبر میں قاضی فضل احمد نے ایک اشتہار مختصر عقائد وہابیہ۔ اسمعیلیہ۔ دیوبندیہ مخالف اہل سنت والجماعت شائع کیا۔ جسکے جواب میں عامہ خلائق کے فائدہ اور اپنے ڈیفنس کی غرض سے سکرٹری انجمن احمدیہ کی طرف سے ایک اشتہار شائع کیا گیا۔ لیکن بجائے اس کا جواب دینے کے قاضی فضل احمد نے زیر دفعہ ۵۰۰ و ۵۰۱ و ۵۰۴ ازالہ حیثیت عرفی کا دعوے سٹرینگ صاحب بہادر سٹی مجسٹریٹ کی عدالت میں دائر کر دیا۔ جو درخواست پر یہاں کے بیدار مغز افسر اعلیٰ جناب شیخ اصغر علی صاحب بی۔ اے ڈپٹی کمشنر لودھیانہ کی عدالت میں منتقل ہو گیا ۲۴ مارچ ۱۹۱۷ء کو قاضی فضل احمد کے تقریباً دو منٹ تک بیان ہوئے۔ اور چار گھنٹہ تک کلمہ فضل رحمانی کے حوالوں کے متعلق جرح ہوئی۔ اور اب ۱۸۔ اپریل ۱۹۱۷ء کو بھی چار گھنٹہ تک اسی کتاب کے حوالوں کے متعلق جرح ہوئی۔ ہماری طرف سے مولوی فضل الدین صاحب مختار عدالت۔ میاں محمد شریف صاحب بی۔ اے پلیڈر چیف کورٹ پنجاب لاہور۔ اور چودہری محمد ضیاء الدین صاحب مختار عدالت رائے کوٹ پیروکار تھے۔ اور فریق ثانی کی طرف سے مولوی کریم بخش صاحب وکیل لودیانہ۔ آئندہ تاریخ پیشی ۲۴ اپریل پھر جرح کے لئے مقرر ہوئی ہے مفصل حالات ہدیہ ناظرین ہونگے۔ احباب ہماری کامیابی اور نصرت کے لئے دعا فرمادیں ؂

مفتی صاحب کا خط پورٹ سعید سے

پورٹ سعید سے جناب مفتی محمد صادق صاحب کا ۶ تاریخ کا لکھا ہوا مندرجہ ذیل خط آج ۲۴ اپریل موصول ہوا ہے۔ آپ لکھتے ہیں:۔

السلام علیکم۔ پورٹ سعید بخیریت پہونچے۔ شہر میں تبلیغ کی گئی۔ دو شخصوں نے بیعت کے فارم پر دستخط کئے فرانس میں سے جانے کی اجازت حاصل ہو گئی ؂

جناب مفتی صاحب کے سفر کی بقیہ رپورٹ بھی موصول ہو گئی ہے۔ جو انشاء اللہ آئندہ درج کی جائیگی ؂

جنگ کی خبریں

دشمن کا بھاری حملہ رد کیا گیا

الیسنی کے شمال میں ہماری سپاہ دشمن کو حیران کر رہی ہے۔ اور اس نے چیمن ڈیس ڈیمز کی سمت ترقی جاری رکھی ہم نے سنیسی پر قبضہ کر لیا۔

توپخانہ کی شدید تیاری کے بعد جرمنوں نے شام کے وقت بڑی بھاری فوج کے ساتھ ملیس ہرٹ و طیس پر حملہ کیا ہمارے توپخانہ اور کلدار توپوں کی آتشباری نے حملہ کو پورے طور پر رد کر دیا۔ توپخانہ کی لڑائی یہاں خوب سرگرمی سے جاری ہے

ترکی نے امریکہ کے ساتھ تعلقات منقطع کر لئے

لنڈن ۱۱۔ اپریل۔ ایمسٹرڈم کی ایک تار خبر مظہر ہے۔ کہ ترکی نے امریکہ کے ساتھ تعلقات منقطع کر لئے ہیں ؂

ہسپتالی جہازوں پر حملے ڈاکٹروں کے نام اپیل

لارڈ ڈربی نے جنگی وزارت کی طرف سے مندرجہ ذیل چٹھی ڈاکٹروں کے نام شائع کی ہے۔ "دشمن نے مہذب جنگ کے عالمگیر اصولوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ہسپتالی جہازوں کے خلاف ارادتاً آبدوز کشتیوں کی جنگ شروع کی ہے۔ اس لئے یہ ضروری ہے۔ کہ مختلف میدان ہائے جنگ میں ہسپتال قائم کئے جائیں۔ لہذا یہ ضروری ہے۔ کہ ہر ایک ڈاکٹر کی خدمات جو خالی ہے۔ حاصل کی جائیں۔ گورنمنٹ کے پاس جو اعداد موجود ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر برطانیہ کلاں میں فوجی عمر سے زیادہ عمر ڈاکٹر ان کی جگہ سنبھال لیں۔ تو ایسے قابل وصول ڈاکٹروں کی تعداد کافی سے زیادہ موجود ہے۔ اسلئے جنگی وزارت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ایسے انتظامات ہو جانے کی صورت میں ہر ایک فوجی عمر کے ڈاکٹر کو فوجی خدمات کے قوانین کے ماتحت طلب کیا جائے۔ جنگی وزارت کو یقین ہے کہ اس مجلس کا بھی وہی شاندار سپرٹ میں جواب دیا جائے گا۔ جیسا کہ اس سے پیشتر کی طلبیوں کا دیا گیا ہے"

کیلے پر گولے

لنڈن ۲۲۔ اپریل بہ پیرس۔ جرمن تباہ کن جہازوں نے ۲۰ اور ۲۱ اپریل کی رات کو

(بسم اللہ الرحمٰن الرحیم)
الفضل
قادیان دارالامان - ۲۴ - اپریل ۱۹۱۷ء

ایک ہزار روپیہ کے لئے اپیل

خدا تعالیٰ کا تازہ نشان اکناف عالم تک پہنچانے کے لئے

گذشتہ پرچہ میں ہم احباب کرام کو ترقی اسلام کے فنڈز کے مضبوط کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے مختصر طور پر ان کاموں کا تذکرہ بھی کر چکے ہیں جن کا سرانجام دینا اس انجمن کا کام ہے۔ ان میں سے ایک کام تبلیغی ٹریکٹ چھپوا کر عوام الناس میں مفت تقسیم کرنا بھی ہے۔ اس کے لئے جس قدر اخراجات اور مصارف کی ضرورت ہے۔ ان کا اندازہ دنیا کی اس وسعت آبادی سے لگایا جا سکتا ہے۔ جس تک ہمیں کلمہ حق اور اعلان صدق پہونچانے کی ضرورت اور جس کو خواب غفلت سے بیدار کر کے آستانہ باری تعالےٰ کی طرف کھینچنے کی حاجت ہے۔

اسوقت خدا تعالیٰ اپنے پیارے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے نشان پر نشان ظاہر کر رہا ہے۔ اور اس صفائی اور وضاحت کے ساتھ کر رہا ہے۔ کہ ہر ایک حق پسند انسان ٹھنڈے دل سے ان پر غور کرے آپ کی صداقت کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ لیکن ضرورت اسبات کی ہے۔ کہ ہم ان نشانات سے تمام دنیا کو اچھی طرح واقف اور آگاہ کر دیں۔ تا جو سعید اور پاک روح ہو۔ وہ اس سے فائدہ اٹھالے۔

حال میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زار روس کے متعلق یہ عظیم الشان پیشگوئی کہ ؎

زار بھی ہو گا تو ہو گا اس گھڑی باحال زار

جس صفائی کے ساتھ حرف بحرف پوری ہوئی ہے۔ اس کا پتہ اسبات کے علاوہ کہ ہر ایک ذی بصیرت اور صاحب عقل انسان اسکے پورا ہونے کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتا اس سے بھی ہو سکتا ہے کہ وہ ناپاک روحیں جو ختم اللہ علےٰ قلوبھم وعلےٰ سمعھم وعلےٰ ابصارھم کی مصداق ہو رہی ہیں۔ اور جن کی نگاہ میں خدا تعالےٰ کا کوئی بڑے سے بڑا نشان بھی کچھ وقعت نہیں رکھتا۔ وہ اس پیشگوئی کے خلاف کیا کچھ کر سکی ہیں۔ اور اس کے انکار میں کونسی توجیہات پیش کرتی ہیں۔

اسکے متعلق ہم آئندہ پرچہ میں بتا سکینگے۔ اور دکھائینگے کہ یہ لوگ کیسے اوچھے ہتھیاروں پر اتر آئے ہیں۔ اور محض ضد اور تعصب کی وجہ سے انکار کر رہے ہیں۔ ورنہ اسکے انکار کی کوئی معمولی سے معمولی وجہ بھی نہیں ہے۔

ہاں اسوقت ہم احباب کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتے ہیں کہ وہ اس نشان سے تمام اکناف عالم کے لوگوں کو آگاہ کر دیں۔ تا سعید روحیں فائدہ اٹھا سکیں۔ اور یہ اسی طرح ہو سکتا ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اسکے متعلق جو اردو مضمون "زندہ خدا کے زبردست نشان" کے نام سے شائع کیا ہے۔ اسے جہاں جہاں اردو سمجھنے والے ہیں۔ وہاں کثرت سے تقسیم کیا جائے اور جہاں اردو نہیں سمجھ سکتے۔ وہاں اس ملک کی زبان میں ترجمہ کر کے شائع کیا جائے۔ اس کام کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے فی الحال ایک ہزار روپیہ خرچ کا اندازہ لگایا ہے۔ جو اگرچہ بہت کم ہے۔ تاہم دیگر اخراجات کو مدنظر رکھ کر کہ جن کا پورا کرنا بھی ہماری جماعت کا ہی کام ہے فی الحال اسی قدر مناسب سمجھا گیا ہے۔ جسکو بہت جلد پورا کرنا ضروری ہے۔ قادیان کی غریب مگر مخلص جماعت کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے اس رقم میں ایک سو روپیہ چندہ دینے کا اعلان کیا ہے۔ اور امید ہے کہ انشاء اللہ بقیہ بہت جلد پورا ہو جائیگا۔ باقی روپیہ بیرونی احباب کو بہت جلدی پورا کرنا چاہیئے۔ ہاں یہ خیال رہنا چاہیئے۔ کہ اس چندہ کا اثر ماہواری چندوں پر ہرگز نہیں پڑنا چاہیئے۔ بلکہ یہ خاص چندہ ہونا چاہیئے۔ اور دفتر ترقی اسلام میں خاص اس غرض کے لئے بھیجنا چاہیئے۔

اس چندہ میں احمدیہ انجمنوں کے ذریعہ جو رقوم وصول ہونگی یا جو صاحب اپنے طور پر کچھ بھیجیں گے۔ اس کا اعلان نام بنام اخبار میں ہوتا رہے گا۔ تا معلوم ہو سکے کہ کس قدر روپیہ وصول ہوا۔ اور کسقدر باقی ہے۔

ہم پھر عرض کرتے ہیں کہ احباب کو بہت جلدی اس چندہ کے پورا کرنے کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔

صدر انجمن کی ماہواری رپورٹ

کارگذاران صدر انجمن احمدیہ نے اپنی ماہواری رپورٹ بابت ماہ فروری کے شائع ہونے کو مفید اور فائدہ مند پا کر ماہ مارچ کی رپورٹ بھی ہمارے پاس برائے اشاعت بھیجی ہے۔ اور خوشی کی بات ہے۔ کہ یہ رپورٹ پہلے کی نسبت زیادہ مفصل اور عمدہ طور پر لکھی گئی ہے نیز ہماری گذارش کے مطابق ہر ایک صیغہ کا آمد و خرچ الگ الگ دکھایا گیا ہے۔ لیکن افسوس کہ رپورٹ اس قدر دیر کے ہمیں موصول ہوئی ہے۔ کہ کئی ایک ایسے واقعات جن کے وقوع میں آنے کے متعلق زمانہ مستقبل میں امید لگائی گئی ہے۔ زمانہ حال سے گذر کر ماضی میں بھی جا چکے ہیں۔ اس نقص کے دور کرنے کے لئے ہم جناب سکرٹری صاحب کو خاص طور پر توجہ دلاتے ہوئے گذارش کرتے ہیں کہ وہ ایک ماہ کی رپورٹ کو دوسرے ماہ کی ابتدائی تاریخوں میں اور زیادہ سے زیادہ پہلے ہفتہ تک ہمارے پاس بھیجدیا کریں۔ اُمید ہے۔ ایسا انتظام کر دیا جائیگا

صدر انجمن کی رپورٹ شائع کرنے کی جو غرض اور غایت ہے۔ اُمید ہے۔ ہمارے احباب اس سے ناواقف نہ ہونگے۔ اور اسے ایک رُدکھا پھیکا مضمون سمجھ کر شرف مطالعہ سے محروم نہ رکھینگے۔ کیونکہ رپورٹ کا بغور و فکر مطالعہ کرنا نہایت ضروری اور اہم ہے۔ تا کہ اسبات کا علم ہوتا رہے۔ کہ انجمن کا ہر ایک صیغہ کن حالات سے گذر رہا ہے آیا ترقی کر رہا ہے یا کسی وجہ سے اسکی ترقی رکی ہوئی ہے۔ اگر ترقی کر رہا ہے۔ تو یہ دیکھا جائے۔ کہ اس کو کس قدر وسعت دینے کی ضرورت ہے۔ اور اگر خدانخواستہ ترقی نہیں کر رہا تو سب سے پہلے اس کے ان موانع اور روکاوٹوں کو دور کرنے کی کوشش کی جائے۔ جو اسکی ترقی کے راستہ میں حائل ہیں اسکے علاوہ جن امور کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ ان کی طرف خاص خیال رکھنا چاہیئے۔ اور جہانتک ہو سکے۔ انہیں جلدی عمل میں لانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلے علیٰ رسولہ الکریم

خطبۂ جمعہ

احمدیہ کانفرنس کے متعلق

از حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ

فرمودہ ۶ر اپریل ۱۹۱۷ء

حضور نے سورہ فاتحہ کے بعد یہ آیت پڑھی :-

یاایھا الذین اٰمنوا اصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون ۞ (۳ - ۲۰۰)

رحیمیت کے ماتحت انعام حاصل کرنیکی کوشش

اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل اور رحم اور احسان سے بنی نوع انسان کی ہدایت اور روحانی ترقی کے لئے اپنی صفت رحمانیت کے تقاضا کے ماتحت جس قسم کے سامانوں کی ضرورت تھی - تمام مہیا کر دئے ہیں اور کوئی چیز جو انسان کی روحانیت کے لئے ضروری ہو ایسی نہیں - جسکے نازل اور مہیا کرنے میں دریغ کیا گیا ہو - چنانچہ جس محبت اور پیار جس رحم اور کرم سے خدا تعالےٰ پہلے لوگوں کو دیکھتا تھا جس شفقت کی نظر ان پر تھی - اسی مہربانی اور رحم و کرم سے ہمکو دیکھتا ہے - اور وہی نظر ہم پر ہے - اسکے رحم اور فضل کے سامانوں میں سے انبیاء کی بعثت بھی ایک سامان ہے - اس سے بھی ہمکو محروم نہیں رکھا گیا - اس زمانہ میں انبیاء کی اطاعت تو الگ رہی - لوگوں نے تو یہ بھی فیصلہ کر لیا تھا - کہ اب کوئی نبی ہی نہیں آئیگا - اور کہا کہ اگر کوئی نبی آئے - تو اس سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک ہوگی - یہ خیال قائم کر کے بعثت انبیاء اور انکی اطاعت سے مخلصی حاصل کر لی تھی

... ...

... ...

... ...

... ...

... ... مگر اس زمانہ میں خدا تعالےٰ نے ایک نبی مبعوث کر کے اپنی صفت رحمانیت کے ماتحت ہم پر خاص احسان کیا ہے - لیکن جہاں خدا تعالےٰ رحمٰن ہے - وہاں رحیم بھی ہے - اگر اسنے صفت رحمانیت کے ماتحت ہمارے لئے سامان مہیا کئے ہیں - وہاں اسکی صفت رحیمیت اس بات کی مقتضی ہے - کہ اسکے ماتحت کام کر کے فائدہ اٹھایا جائے - اور یہ وہ لوگ کر سکتے ہیں - جو اسکے فضل سے رحمانیت کے انعام کے وارث ہو چکے ہیں - اور وہ ہماری ہی جماعت کے لوگ ہیں ؎

انجمن معتمدین

اسکے مطابق ہماری جماعت کے لوگ کام کرتے ہیں - اور ہر ایک جائز طریق سے کوشش میں لگے رہتے اور عمدہ تجاویز پر عمل کرتے ہیں - انہی میں سے ایک احمدیہ کانفرنس کی تحریک ہے - اسکے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی قائم کی ہوئی ایک انجمن ہے - جو صدر انجمن احمدیہ کہلاتی ہے - اسکے قائم کرنے کی غرض اور غایت یہ تھی - کہ وہ اموال جو لوگ یہاں خدا کے راستہ میں خرچ کرنے کے لئے بھیجتے ہیں - ان کی حفاظت کرے - اور دیانتداری کے ساتھ خرچ کرے - اگر کسی ایک شخص کے سپرد مال ہو - تو اس میں کئی قسم کے نقص پیدا ہو سکتے ہیں - لیکن جب بہت سے لوگ ملکر کام کریں - تو حفاظت کا اچھا سامان ہو سکتا ہے - صحابہ میں بھی یہی طریق تھا - کہ مال کا انتظام بعض معتبر صحابہ کے سپرد تھا ؎

اس لحاظ سے صدر انجمن مفید تھی اور ہے اور ہوگی - جب تک کہ دیانت اور امانت سے کام کریگی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ مجھے اس بات کا اندیشہ نہیں ہے - کہ مال کہاں سے آئیگا - مال تو بہت آئیگا - مگر اس بات کا اندیشہ ہے - کہ مال کو دیکھ کر لوگوں کے خیالات خراب نہ ہو جائیں - اس لئے اس احتیاط کی ضرورت تھی کہ مال کی حفاظت پورے طور پر ہو سکے - موجودہ اختلافات جو حضرت خلیفہ اول کے بعد ہوا - کتنا بڑا تھا - مگر اس سے بھی بڑے بڑے اختلافات ہو سکتے ہیں - حضرت علی اور حضرت معاویہ کی جنگ بہت خطرناک تھی - یہ ہمارا اختلاف اسکے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں تھا - اسوقت حضرت ابن عباس کے قبضہ میں مال تھا - جسوقت اختلاف ہوا - اور حضرت علی اور معاویہ میں جنگ چھڑی - تو انہوں نے مال پر قبضہ کر لیا - اور کہدیا - کہ یہ میرا حصہ ہے ؎

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی قسم کے خطروں کو مدنظر رکھکر ایک دور اندیشی کی انجمن بنائی - اور اس کا نام انجمن معتمدین رکھا - تاکہ وہ اموال جو لوگوں کے اس کے قبضہ میں آئیں - ان کو اچھی طرح اور صحیح طریق پر خرچ کرے ؎

سب مل کر کام کرو

یہ ایک بابرکت اور مفید بات ہے لیکن اس سے بھی بڑھ کر عمدہ نتائج پیدا کرنیوالی بات وہ ہے - جو آپ نے الوصیت میں فرمائی ہے کہ "سب میرے بعد ملکر کام کرو" اس کا یہ مطلب تو ہرگز نہیں کہ تمام احمدی اپنے اپنے وطن چھوڑ کر ایک جگہ آ جائیں اور پھر کام کریں - کیونکہ اس طرح تو جماعت بجائے ترقی کرنے کے تنزل کی طرف جائیگی - سو ملکر کام کرنیکے یہ معنے ہیں کہ آپس میں مشورہ سے کام کرو - اور یہ ثابت شدہ بات ہے کہ کوئی قوم اسوقت تک ترقی نہیں کر سکتی - اور نہ ہی اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکتی ہے - جب تک اسکے سب افراد ان کاموں کو جن کا کرنا ان پر فرض کیا گیا ہے - دلچسپی اور جوش سے نہ کریں - اور ان کو انجام دینے میں حصہ نہ لیں - چونکہ انسانوں کے دماغ مختلف ہوتے ہیں - اس لئے کسی کام کے کرنے کے متعلق اگر زیادہ لوگ غور و خوض کریں - تو ان کے ذہن میں مختلف طریق آتے ہیں - اور جب مختلف خیالات معلوم ہو جائیں - تو ان میں سے عمدہ باتیں زیادہ معلوم ہو جاتی ہیں - نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا بھی یہی طریق تھا - کہ آپ کسی معاملہ کے متعلق صحابہ کو جمع کر کے ان سے مشورہ کر لیا کرتے تھے - ہاں یہ ضروری نہیں تھا - کہ آپ ہر ایک کے مشورہ پر عمل بھی کرتے - آپکو حکم تھا - کہ وشاورھم فی الامر فاذا عزمت فتوکل علے اللہ - جس کام میں ضرورت ہو - مشورہ لو - مگر جب کسی کام کے کرنے کا ارادہ کر لو تو پھر اللہ پر توکل کر کے شروع کر دو - دیکھو یہ جو اذان دی جاتی ہے - یہ اس طرح تجویز ہوئی - کہ مشورہ کیا گیا - کہ

لوگوں کو نماز کے وقت کس طرح جمع کیا جایا کرے۔ کسی نے کوئی طریق بتایا کسی نے کوئی۔ ایک صحابی نے عرض کیا۔ کہ میرے خیال میں ہر نماز کے وقت بلند آواز سے اللہ اکبر اللہ اکبر (ساری اذان) کہا جایا کرے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کو پسند فرمایا۔ دوسرے دن ایک اور صحابی آئے اور انہوں نے کہا کہ مجھ کو رؤیا میں یہ اذان بتائی گئی ہے۔ اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے بھی رؤیا میں یہی بتایا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اس صحابی کی یہ بات خدا تعالےٰ کو بھی پسند آئی۔ اور اس نے رؤیا کے ذریعہ بعض لوگوں پر ظاہر کر دی۔ . . . . . . اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دل میں اسکی پسندیدگی کا خیال بھی پیدا کر دیا۔ بظاہر تو یہ ایک شخص کا مشورہ تھا۔ مگر خدا تعالےٰ کو اور رسول کریمؐ کو بھی وہ پسند آگیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اب تمام دنیائے اسلام میں یہی طریق رائج ہے۔ اور صفحہ عالم پر پانچ وقت روزانہ بلند آواز سے اس کا اعلان کیا جاتا ہے۔

تو مشورہ ایک عمدہ بات ہے۔ لوگوں کو اگر کوئی حکم دیا جائے کہ فلاں کام اس طرح کرو۔ تو وہ اسے مان تو جاتے ہیں۔ مگر دل میں اسکے کرنے کا خاص جوش پیدا نہیں ہوتا۔ مگر مشورہ کے ذریعہ سب کو ایک بات کی ضرورت معلوم ہو جاتی ہے۔ اور جب ضرورت معلوم ہو جائے۔ تو لوگ جوش اور رغبت کرنے کے لئے طیار ہو جاتے ہیں۔

پس مشورہ ایک مفید چیز ہے۔ مگر یہ نادانی ہے۔ کہ کوئی کہے . . . . . . کہ ہمارے مشورہ پر عمل کیوں نہیں کیا گیا۔ مشورہ اور چیز ہے۔ اور اس پر عمل کرنا ایک الگ چیز کانفرنس حضرت مسیح موعود کے اس حکم کو پورا کرنیوالی ہے کہ میرے بعد ملکر کام کرو۔

صحابہ کے وقت مجلس شوریٰ

صحابہ کے وقت بھی جب ایسی ضروریات پیش آتی تھیں تو بڑے بڑے بزرگ صحابہ کو بلاکر ان سے مشورہ کر لیا جاتا تھا۔ اور جو خاص لوگ کہیں باہر ہوتے تھے۔ ان سے بھی خطوط کے ذریعہ مشورہ کر لیا جاتا تھا۔ حضرت علی اور حضرت معاویہ کے اختلاف اور حضرت معاویہ کے ابتلاء کی یہی وجہ ہوئی۔ کہ انہوں نے کہا کہ جب میں ایک صوبہ کا گورنر تھا۔ تو کیا وجہ ہے کہ مجھ سے مشورہ نہیں کیا۔ اور انہوں نے حضرت علی کے اس مشورہ نہ لینے کو عداوت پر محمول کیا۔ پس خلفاء بھی حتی الامکان بیرونی لوگوں سے مشورہ لینے کی کوشش کرتے تھے۔ لیکن چونکہ اسوقت سفر کے سامان نہ تھے۔ اور نہ سفر میں ایسی آسانیاں تھیں نہ ریل تھی۔ نہ ڈاک تھی نہ محکمہ تار تھا۔ اسلئے اگر تمام قوم کو جو دنیا کے مختلف حصص میں پھیلی تھی۔ اطلاع کی جاتی تو کوئی کام بآسانی نہ ہو سکتا۔ اور ہر ایک بات کے متعلق مشورہ کرنے کے لئے کم از کم پانچ سال کا عرصہ درکار ہوتا۔ اس صورت میں وہ کام جن کا جلد ہونا ضروری ہوتا۔ بہت دیر پر جا پڑتے۔ اور بہت نقصان ہوتا۔ اس لئے مقامی صحابہ سے ہی مشورہ کر لیا جاتا تھا۔ ہاں حج کا ایک ایسا موقعہ ہوتا تھا۔ کہ تمام دنیائے اسلام کے لوگ وہاں جمع ہوتے تھے۔ اس لئے ان سے مشورتاً باتیں دریافت کر لی جاتی تھیں۔ چنانچہ حضرت عمر کے خطبات حج میں ہم ان باتوں کو پاتے ہیں۔

آج چونکہ سفر میں بہت سہولتیں ہیں۔ اور ایک قلیل مدت میں دور دراز کے لوگ جمع ہو سکتے ہیں۔ اسلئے ہمیں اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ پس میں سمجھتا ہوں کہ کانفرنس وہی مجلس شوریٰ ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور آپ کے خلفاء کے وقت تھی۔ لیکن چونکہ اب بیرونی احباب بھی آسانی سے شامل ہو سکتے ہیں۔ اس لئے ہم ان آسانیوں سے فائدہ اٹھاکر ان کو بھی شامل کرنا چاہتے ہیں۔ میرے نزدیک کانفرنس ایک اہم امر ہے۔ اور وہ درحقیقت حضرت مسیح موعود کے اس حکم کو پورا کرنے کے لئے ہے۔ جو آپ نے مالوں کی حفاظت اور ملکر کام کرنے کے متعلق دیا ہے اور اسکی بنیاد آنحضرت کے وقت سے قائم ہے۔ دیکھو صدر انجمن کے سپرد صرف مدرسہ۔ لنگر اور ایسے ہی دوسرے کام کئے گئے۔ جن کا تعلق چندہ سے ہے۔ مگر جماعت کا انتظام حضرت مسیح موعود نے انجمن کے سپرد نہیں کیا اللہ تعالیٰ کے جو کام ہوتے ہیں۔ وہ آہستہ آہستہ ہوتے ہیں۔ اب کی دفعہ چونکہ احباب باہر سے آئے ہیں۔ اور وہ ان امور پر غور کرینگے۔ جو ان کے روبرو پیش کئے جائینگے اور آپس میں مشورہ کرکے سوچیں گے۔ کہ کس طرح کام کرنا چاہیئے۔ اور ہماری جماعت کی سیاسی حالت آئندہ کیا ہو گی

سیاست کسے کہتے ہیں

جیسے پہلے بھی بتایا ہے۔ اور اب بھی بتاتا ہوں۔ کہ بہت سے لوگ سیاست کے معنوں سے واقف نہیں۔ اسلئے وہ صرف سلطنت اور حکومت سے ہی اس کا تعلق سمجھتے ہیں۔ لیکن یہ درست نہیں ہے۔ سیاست کا تعلق ہر ایک انتظامی بات سے ہے۔ اور جس طرح سلطنتوں کی سیاست ہوتی ہے۔ اسی طرح مذہب کی بھی ایک سیاست ہے۔ سیاست کہتے ہیں اس انتظام کو جسکے ماتحت کسی کام کرنیوالی جماعت کی طاقتیں محفوظ ہو کر ایک قاعدہ کے ماتحت اسطرح آجائیں کہ نہ ان سے اس قدر زیادہ کام لیا جائے۔ جس سے آئندہ قوم کام کرنے کے قابل نہ رہے۔ اور نہ اتنا کم کہ کوئی کام ہی انجام نہ پا سکے۔ پس سیاست نام ہے۔ جماعت کے اس انتظام کا جو مناسب حدود پر قائم کیا جائے۔

یہ آیت جو میں نے اسوقت پڑھی ہے۔ اس میں کچھ احکام بیان کئے گئے ہیں۔ اور بتایا گیا ہے کہ اگر کامیاب ہونا چاہتے ہو۔ تو ان پر عمل کرو۔ وہ ہدایتیں جو اللہ تعالےٰ نے بیان کی ہیں۔ نہایت مکمل اور نہایت ضروری ہیں۔ کیونکہ یہ اس ہستی کی طرف سے ہیں۔ جو عالم الغیب ہے۔ ان پر عمل کرنا کسی ایسی قوم کے لئے جو دنیا میں ترقی کرنا چاہتی ہو نہایت ضروری ہے۔ چونکہ ہماری جماعت کے لوگ بھی یہاں اسی غرض سے جمع ہوئے ہیں۔ کہ وہ ایسی تجاویز سوچیں۔ جن سے ترقی کر سکیں۔ اور آئندہ کے لئے اپنے طریق عمل پر غور کریں۔ پس میں اس آیت کے معنے بیان کر دیتا ہوں تاکہ مشورہ دیتے وقت اس آیت کا مضمون آپ لوگوں کو مد نظر رہے۔

کامیابی کے طریق

فرمایا۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا۔ اے مومنو! اگر تم چاہتے ہو کامیاب ہونا تو آؤ ہم تمہیں کامیابی کے گر بتاتے ہیں۔ جن پر عمل کرنا یقینی کامیابی حاصل کرنا ہے پہلا گر یہ ہے۔ کہ تم اپنے اندر صبر کا مادہ پیدا کرو۔ اپنے نفس کے جوش اور جذبات کے مادہ کو ترقی نہ کرنے دو بلکہ اسکو دباتے رہو۔ اپنے اندر وہ مادہ پیدا کرو کہ اگر تم پر مصائب اور مشکلات آئیں تو تم ان کو برداشت کر سکو۔

اپنے اندر دلیری پیدا کرو - جو مضر باتیں ہیں - ان سے بچنے کے لئے سخت کوشش کرو - اور جو مفید ہیں - ان کے حصول کے لئے بہت سعی کرو - بہادری پیدا کرو - مشکلات مصائب پر مت گھبراؤ - ناامید مت ہو - بری بات نظر آئے - تو اس سے رک جاؤ - اچھی سے حاصل کرنے میں بڑھے جاؤ - یہ ہیں معنی اصبروا کے ؂

ایک قوم کی ترقی دوسری کی کمی کا باعث ہوتی ہے -

جب کوئی قوم بڑھنا چاہتی ہے تو دوسری اس کا مقابلہ کرتی ہے اور چاہتی ہے - کہ اسے نہ بڑھنے دے - کیوں؟ اس لئے کہ بڑھنے والی قوم اسی صورت میں بڑھیگی - کہ دوسری کو فنا کر دے - اور ان کو نگل جائے پس چونکہ دوسری قومیں اس نئی قوم کے بڑھنے میں اپنی فنا دیکھتی ہیں - تو وہ اپنی بقا کے لئے اس کا مقابلہ ضروری سمجھتی ہے - اور جب تک کوئی قوم دوسری مدمقابل قوم کو اپنے اندر جذب نہ کر لے - اس وقت تک وہ ترقی نہیں کر سکتی - اللہ تعالےٰ کی مخلوق محدود نہیں - مگر جب کوئی مخلوق ترقی شروع کرتی ہے - تو دوسری کا خاتمہ ہوتا ہے - اگر سمندر ترقی کرے - تو خشکی باقی نہیں رہیگی - اگر خشکی بڑھے گی تو سمندر کم ہو جائے گا - کوئی چیز ہو کوئی نسل ہو - جب وہ ترقی کریگی - تو دوسری یقیناً فنا ہوگی یہ ایک علمی مسئلہ ہے - کہ کیوں دوسری مدمقابل چیز گھٹتی ہے جسکی تفصیل کی یہاں ضرورت نہیں - ایک چیز کا گھٹنا دوسری کے بڑھنے اور دوسری کا بڑھنا پہلی کے گھٹنے کی علامت ہے - مثلاً جب مسلمان بڑھے - تو دوسری قومیں جو ان کے مقابلہ میں تھیں - کم ہونا شروع ہو گئیں - اس وقت مسلمانوں کی نسلی ترقی کے ساتھ مذہبی ترقی بھی ہوتی تھی جب ایک قوم کی تجارت بڑھیگی - تو دوسری کی تجارت پر ضرور زوال آئے گا ؂

پس جو قوم یہ چاہتی ہو کہ وہ تمام دنیا پر حاوی ہو جائے اسکی تبلیغ تمام دنیا پر ہو - وہ گویا تمام باقی مذاہب کو مٹانا چاہتی ہے - لیکن کون ہے - جو چاہتا ہے کہ میری ہستی فنا ہو جائے ؂

سچے مذہب کی مخالفت کی وجہ

یہی وجہ ہے کہ تمام مذاہب کے لوگ سچے مذہب کے مقابلہ کے لئے ملکر کھڑے ہو جاتے ہیں - کیا وجہ تھی کہ مکہ کے لوگوں نے آنحضرت صلعم اور صحابہ کو ہر قسم کی تکلیفیں دینا شروع کر دی تھیں - اور نبی کریم پر حملے کرنے شروع کر دئے تھے یہی کہ وہ دیکھتے تھے - کہ اگر ان کا مقابلہ نہ کیا گیا - تو تمام لوگوں پر ان کا اثر ہو جائے گا - اور جب سب لوگ اسلام کو قبول کر لینگے - تو پھر ہمارے ان بتوں کی عزت چھوڑ دیجائیگی - اور ان کی ہتک کی جائے گی - اب بھی یہی وجہ ہے کہ غیر احمدی ہر جگہ احمدیوں کو تکلیفیں دے رہے ہیں - وہ صداقت کا اسی طرح مقابلہ کرنا چاہتے ہیں - وہ سب لوگ جو صداقت سے دور ہوتے ہیں - صداقت کا مقابلہ کرنے کے لئے جمع ہو جاتے ہیں - جس طرح بکریاں آپس میں لڑیں بھڑینگی - مگر جب شیر آ جائے - تو وہ اپنی لڑائی چھوڑ دینگی - یا اور جانور ہوں - وہ لڑائیاں چھوڑ کر شیر کا مقابلہ کرینگے - اگر مقابلہ نہیں کر سکینگے تو اپنے بچاؤ کی فکر تو ضرور کرینگے - پس یہی صورت ہے - جھوٹے مذاہب کی کہ وہ سب ملکر سچے کے مقابلہ میں جمع ہو جاتے ہیں - کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ اگر یہ مذہب پھیلا - تو ہماری خیر نہیں - اسلئے وہ بہت سخت مقابلہ کرتے ہیں -

خدا تعالیٰ فرماتا ہے - یاایھا الذین اٰمنوا اصبروا کہ اے مومنو! چونکہ تم کو بڑھنا اور ترقی کرنا ہے - اس لئے تمہاری راہ میں ہر قسم کی تکالیف اور مصائب آئینگی - لیکن ان سے گھبرانا مت - بلکہ صبر سے کام لینا - اور ان مصائب کو جو تم پر آئیں - بہادری سے برداشت کرنا ؂

پس پہلا حکم یہ ہے - کہ اپنے اندر صبر کا مادہ پیدا کرو اپنی ناجائز امیدوں اور جوشوں کو دباؤ - اور ان کو روکنے کی کوشش کرو ؂

دوسرا طریق

پہلا حکم تو تھا اصبروا - دوسرا حکم ہے صابروا - یعنے ایک دوسرے سے بڑھ کر کام کرو - اس کا نام مصابرت ہے یہ درجہ پہلے درجے سے اعلےٰ بھی ہو سکتا ہے - اور دوسرے درجہ پر بھی - صابروا کے معنے ہیں ایک دوسرے کے مقابلہ میں صبر کرکے دکھاؤ - یعنے ہر ایک کی یہی خواہش اور کوشش ہونی چاہیئے - کہ میں دوسرے سے بڑھ جاؤں - اور ہر ایک یہ کہے کہ بھئی تم تکلیف نہ اٹھاؤ - یہ کام میں کرتا ہوں یہ ایک ایسا اصل ہے - جسکے نہ سمجھنے کے سبب سے بہت سی قومیں ترقی کے میدان میں پیچھے رہ جاتی ہیں - مسلمانوں کو یہ بتایا گیا ہے - کہ تم میں سے ہر ایک کو یہ آرزو ہو کہ میں ہی غلبہ پاؤں - اور میں ہی اس کام میں زیادہ حصہ لوں یا اگر کسی سے کوئی تکلیف پہنچے - اسکے بدلہ میں اس کے ساتھ نیکی کر کے صبر میں بڑھنے کی کوشش کرنا چاہیئے - یہ نہیں ہونا چاہیئے - کہ کوئی کسی کے متعلق بات کرے - تو وہ کہے کہ اسنے میری ہتک کی ہے - اب میں بھی اس سے انتقام لوں - یا یہ کہ جب قربانی کا موقعہ آئے تو یہ نہ ہو - ہر ایک دوسرے کو کہے کہ آپ آگے بڑھیں - اور آپ یہ کام کریں - بلکہ یہ ہونا چاہیئے کہ ہر ایک یہی کہے - کہ میں اس کام کو کروں گا اور میں ہی سب سے آگے بڑھوں گا - اس طرح ہر ایک اپنے اپنے فوائد کو قربان کرے - یہ نہ ہو کہ ہر ایک دوسرے کے مقابلہ میں اپنے فوائد کو مقدم کرے ؂

صحابہ کرام کے نمونے -

حضرت صاحب دو صحابیوں کے متعلق ایک بات سناتے تھے - یعنے تو ان کا حال کسی کتاب میں نہیں پڑھا - مگر چونکہ حضرت صاحب سناتے تھے - اس لئے بیان کرتا ہوں - ایک بازار میں گھوڑا بیچنے کے لئے لایا - دوسرے نے اس سے قیمت دریافت کی - اسنے کچھ بتائی - لیکن خریدنے والے نے کہا - نہیں اسکی یہ قیمت ہے - اور جو اس نے بتائی وہ بیچنے والے کی بتائی ہوئی قیمت سے زیادہ تھی - لیکن بیچنے والا کہے میں تو وہی قیمت لوں گا - جو میں نے بتائی ہے - اور خریدنے والا کہے - نہیں میں یہی قیمت دونگا جو میں نے قرار دی ہے - یہ تو صحابہ کا ایک معمولی واقعہ ہے وہ لوگ تو ہر ایک نیکی کے میدان میں ایک دوسرے سے بڑھنا چاہتے تھے - خدا تعالیٰ فرماتا ہے - تم نیکی میں ایک دوسرے سے بڑھو - اگر ایک دین کا کوئی کام کرے - تو تم کوشش کرو - کہ اس سے بھی بڑھ کر کرو - اور دوسرے کے مقابلہ میں اپنے نفس کو قربان کرو ؂

صحابہؓ کی عجیب شان ہے۔ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ مہمان آئے۔ آپ نے صحابہؓ میں ایک ایک کرکے تقسیم کر دیئے۔ ایک صحابی دو مہمانوں کو اپنے ساتھ گھر لے گئے بیوی سے کھانے کے متعلق پوچھا تو اس نے کہا صرف دو آدمی کا کھانا ہے جو صرف بچوں کے لیئے ہے۔ لیکن میں انکو سلا دیتی ہوں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ لیکن پھر یہ خیال ہوا کہ یہ مہمان اسوقت تک کھانا نہیں کھائینگے۔ جب تک کہ ہم بھی انکے ساتھ بیٹھ کر نہ کھائینگے۔ مگر کھانا اتنا نہیں کہ سب کے لیئے کافی ہو سکے۔ اس لیئے وہ بھوکے رہ جائینگے۔ اسکے متعلق صحابی نے بیوی کو کہا۔ ایک تدبیر کرنی چاہیئے۔ اور وہ یہ کہ جب کھانا کھانے بیٹھیں گے۔ تو میں تمہیں کہونگا چراغ کی بتی اونچی کر دو۔ لیکن تم بجائے اونچی کرنے کے اس طرح کرنا کہ چراغ بجھ جائے۔ پھر میں معذرت کر دونگا۔ کہ چراغ جلانے کا کوئی سامان نہیں آپ کو بہت تکلیف ہوئی ہے۔ معاف فرمائیں۔ اور اندھیرے میں ہی کھانا کھا لیں۔ جب وہ اندھیرے میں کھانا شروع کرینگے تو ہم ساتھ یونہی ہاتھ مارتے رہیں گے۔ جس سے وہ سمجھیں گے۔ کہ یہ بھی کھا رہے ہیں۔ چنانچہ اسی طرح کیا گیا۔ آنحضرتؐ کو اللہ تعالےٰ نے بذریعہ وحی کے بتلا دیا جب یہ صحابی صبح آگئے تو آپ ہنسے اور فرمایا کہ خدا تمہارے اس فعل سے بہت خوش ہوا ہے اور ہنسا ہے۔ چونکہ خدا تعالیٰ ہنسا ہے۔ اس لیئے میں بھی ہنستا ہوں۔ تو یہ تھی ان لوگوں کی شان اول تو ایک کی بجائے دو مہمان لیئے پھر بچوں کو بھوکا سلایا۔ خود بھوکے رہے۔ مگر یہ گوارا نہ کیا کہ مہمان بھوکے رہیں ۔

اور بہت سے واقعات ہیں مثلاً ایک دفعہ خیبر سے مال آیا آنحضرتؐ نے انصار سے کہا کہ آؤ تمہیں مال دوں۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ مہاجرین ہم سے زیادہ مستحق ہیں انکو دیا جائے۔ اگرچہ اللہ کو یہ بات پسند نہ آئی کہ کیوں انہوں نے حکم نہ مانا مگر یہ ضرور ہے کہ فی نفسہ یہ بات بری نہ تھی۔ اس کا نتیجہ یہ تھا کہ انہوں نے خوب ترقی کی اور خوب بڑھے ۔

پس دوسری بات یہ ہے کہ نہ صرف اپنے نفس کو ہی قابو کرنا سیکھو بلکہ نیکی میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرو ۔

تیسرا طریق یہ ہے کہ رابطوا جب ان دو مراتب کو طے کر چکو۔ تو دشمن پر حملہ کرو پھر تمہیں گھر میں رہنے کی ضرورت نہیں۔ سرحدوں پر ڈیرے ڈالدو۔ جب جماعت میں صبر اور ایک دوسرے سے بڑھکر کام کرنے کی طاقت پیدا ہو جائے۔ تو پھر اسکے لیئے دشمن پر حملہ کرنا اور اس میں کامیاب ہونا آسان اور یقینی ہوتا ہے۔ اسلیئے فرمایا ان دو باتوں کے بعد سرحدوں کو مضبوط کرلو۔ اور بجائے اسکے کہ تم پر دشمن حملہ آور ہو تم اسپر حملہ کرو۔ یہ سب باتیں کرو اور ساتھ ہی اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اگر ایسا کرو گے تو ضرور فلاح پاؤ گے ۔

چونکہ کانفرنس کے اجتماع کا یہ پہلا موقعہ ہے اور اس دفعہ مناسب سمجھا گیا کہ ایک رات کی بجائے زیادہ وقت معاملات پر غور کرنے کے لیئے رکھا جائے۔ اسکے لیئے کچھ احباب آگئے ہیں اور کچھ ابھی آئینگے۔ کل کانفرنس ہوگی۔ میں احباب کو نصیحت کرتا ہوں کہ جہاں تک ہو سکے وہ اختلاف رائے وغیرہ کی صورت میں صبر سے کام لیں۔ اور ایک دوسرے کے ساتھ اچھا سلوک کرنے میں بڑھنے کی کوشش کریں ۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق دے اور نیک نتائج پیدا کرے ۔

کلام حقانی (مرحوم)

(۱) کوئی محفل نہ ہوئی گرم کہ برہم نہ ہوئی
شمع روشن نہ ہوئی ایسی کہ مدھم نہ ہوئی

(۲) چمن دہر میں ایسی کہیں آئی بہار
کہ جو پامال خزان ستم غم نہ ہوئی

(۳) گم تاسف میں ہوئی موج تبسم اپنی
آنکھ ٹھنڈی بھی جو کی ہم نے تو کیا نم نہ ہوئی

(۴) کس خوشی کیلیئے دل نے نہ اداسی دیکھی
کونسی بزم طرب حلقۂ ماتم نہ ہوئی

(۵) صحبت دوست کا تھا عہد اگرچہ برسوں
وسعت ان برسوں کی اک لمحہ بھی ہمدم نہ ہوئی

(۶) حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

صدر انجمن کی ماہوار رپورٹ

بابت مارچ ۱۹۱۷ء

الحمد للہ صدر انجمن کے ماتحت صیغہ جات کی رپورٹ بابت فروری ۱۹۱۷ء دلچسپی سے پڑھی گئی اور اسکی اشاعت مفید ثابت ہوئی ہے مجھے یقین ہے کہ ان ماہوار رپورٹوں کی اشاعت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یوماً فیوماً مفید ہوتی جائے گی ۔

صیغہ جات صدر انجمن کے ماتحت اسوقت حسب ذیل مستقل صیغہ جات ہیں۔ (۱) صیغہ تعلیم (۲) مدرسہ احمدیہ (۳) مقبرہ بہشتی (۴) اشاعت اسلام۔ (۵) بیت المال (۶) شفاخانہ۔ مدرسہ احمدیہ کے افیسر کی زیر نگرانی صنعتی تعلیم کے لیئے ایک درزیخانہ مختصر پیمانہ پر ہے ۔

دفاتر صدر انجمن کے ماتحت صیغہ جات عام طور پر سیکرٹری صدر انجمن کی زیر نگرانی ہیں اور مستقل طور پر صیغہ کا ذمہ دار افیسر بھی ہے۔ مالی امور کے لیئے محاسب اور پڑتال کے لیئے ناظر اور آڈیٹر مقرر ہیں۔ قانونی مشوروں کے لیئے مشیر قانونی ہے ۔

انجمن کے اجلاس مجلس معتمدین کے مارچ ۱۹۱۷ء میں دو اجلاس ہوئے جنمیں ۴۵ امور طے ہوئے جن میں مدرسہ ڈی کے لیئے ایک تھرڈ ماسٹر بمشاہرہ لعہ اور اسسٹنٹ ٹیچر بمشاہرہ عہ منظور ہوئے اور مدرسہ احمدیہ کے متعلق افیسر کی زیر نگرانی صادق لائبریری جو مفتی محمد صادق صاحب نے دی ہے کھولی گئی۔ اسکے لیئے عہ ماہوار کا کلرک منظور ہوا۔ اسکے علاوہ مدرسہ کے سامان اور بیت المال کی ضروریات کے لیئے اور بعض طلباء کے وظائف کی منظوریاں دی گئیں۔ اور بہت سے امور طے پائے جو مختلف صیغہ جات کے متعلق تھے۔ صیغہ جات کی رپورٹ حسب ذیل ہے ۔

اشاعت اسلام

اشاعت اسلام کے صیغہ میں اردو اور انگریزی ریویو ماہوار اشاعت پاتے ہیں۔ مارچ کے مہینے میں انگریزی ریویو کی اشاعت معرض تعویق میں رہی اسکی

Digtized by Khilafat Library

وجہ یہ تھی کہ انگریزی ریویو لاہور میں طبع ہوتا ہے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر گورداسپور نے پبلشر کا جدید ڈیکلریشن پیش کرنے کا حکم دیا۔ ڈیکلریشن پیش کرنے پر موجودہ حالات پریس کے لحاظ سے صاحب نے جدید پریس ایکٹ کے ماتحت پانسو روپیہ کی ضمانت طلب کی ہرچند یہ ایک معمولی بات تھی۔ لیکن جماعت کے مسلمہ رسالہ سے ضمانت کا طلب ہونا رسالہ کی معتدل اور وفا شعار پالیسی پر ایک قسم کا اعتراض تھا اسلیئے ضلع گورداسپور کے شریف الطبع اور فہیم ڈپٹی کمشنر بہادر کی خدمت میں ایک مختصر وفد کے ذریعہ اس حکم کی نظر ثانی کے لیئے عرض کیا گیا۔ جسپر انہوں نے گورنمنٹ پنجاب کی خدمت میں سپارش کرنے کا وعدہ فرمایا۔ چنانچہ سکرٹری صدر انجمن نے ایک درخواست بذریعہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر گورنمنٹ پنجاب کی خدمت میں ارسال کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ضمانت کا حکم منسوخ ہو گیا۔ جسکے لیئے میں اپنی جماعت کی طرف سے اپنے ضلع کے نیکدل ڈپٹی کمشنر کا شکریہ ادا کرتا ہوا گورنمنٹ پنجاب کے لیئے شکرگذاری کا اظہار کرتا ہوں۔ سلسلہ احمدیہ نے عملی رنگ میں جو روح وفاداری اور اطاعت شعاری کی پیدا کی ہے وہ اب حکام گورنمنٹ سے مخفی نہیں۔ اور جس سپرٹ میں یہ تعلیم اس سلسلہ کی طرف سے دیجاتی ہے وہ نہایت مضبوط اور موثر ہے کیونکہ مذہبی حیثیت سے گورنمنٹ کی اطاعت اور وفاداری کا سبق دیا جاتا ہے۔ بہر حال گورنمنٹ پنجاب کی توجہ فرمائی کا نتیجہ نہایت خوشگوار نکلا۔ رسالہ انگریزی کی تعویق اشاعت سے گو اس سبب نے اظہان رسالہ کو فروری اور مارچ کی بروقت اشاعت سے معذور رکھا۔ اردو رسالہ اپنے وقت پر شائع ہو گیا ہے ❊

معاونین رسالہ۔ رسالہ کی اشاعت بڑھانے میں اس مہینے میں احباب ذیل نے مربیانہ سعی کی جزاہم اللہ احسن الجزا (۱) میاں مہر دین کرم الدین گارڈ روم نے سات روپیہ اعانت ریویو کے لیئے اور ایک خریدار کا چندہ دیا۔ (۲) مولوی محمد عبد اللہ صاحب سرگودہ ۲ خریدار (۳) بابو برکت علی صاحب ۲ خریدار (۴) مولوی محمد تقی سنوری ۲ خریدار (۵) بابو عبد الکریم صاحب ریلوے پولیس ۱ خریدار (۶) مولوی احمد حسن صاحب مدرس ۱ خریدار۔ اسکے علاوہ متفرق طور پر اپنی درخواستوں سے ۳۰ گویا مارچ ۱۹۱۵ء میں ۴۸ جدید خریدار ہوئے۔ اور افسوس ہے کہ چار رسالے بند ہوئے۔ اشاعت کی یہ رفتار ہرچند کم ہے لیکن اس سے پایا جاتا ہے کہ جماعت میں احساس ہو رہا ہے کہ رسالے کی اشاعت کو دس ہزار تک پہنچانے کے لیئے بہت تیز قدم اٹھانے کی ضرورت ہے ❊

لائبریری میں مفید اضافہ۔ ریویو آف ریلیجنز کی لائبریری کے ساتھ جو سلوک مولوی محمد علی صاحب امیر المنکرین نے کیا ہے وہ مخفی نہیں وہ ایک نہایت قیمتی ذخیرہ کتابوں کا مستعار لے گئے ہیں اور اب تک باوجود مطالبہ کے انہوں نے واپس نہیں کیں ان کتابوں میں انسائیکلو پیڈیا آف ریلیجنز اینڈ ایتھکس کی پہلی پانچ جلدیں بھی تھیں حضرت نواب محمد علیخان صاحب (آف مالیر کوٹلہ) نے ازراہ کرم اس کتاب کی پہلی پانچ جلدیں قیمتی ایک سو پانچ روپیہ دیکر اسکو مکمل کرا دیا۔ اور ساتھ ہی نیو سٹینڈرڈ ڈکشنری کی چار جلدیں قیمتی ایک سو بیس روپیہ بھی عطا فرمائیں۔ اس طرح پر ریویو کی لائبریری میں یہ شاندار اور مفید اضافہ نواب صاحب کے دست کرم سے ہوا۔ جزاہ اللہ احسن الجزا

بک ڈپو۔ بک ڈپو کی فروخت کا حساب چونکہ سہ ماہی رکھا جاتا ہے اسلیئے گذشتہ سہ ماہی میں سات سو تین روپیہ گیارہ آنہ نو پائی کی کتابیں فروخت ہوئیں جنمیں سے ایجنٹوں اور مالکان کتب کو دیکر تین سو اکسٹھ روپیہ دس آنہ تین پائی داخل خزانہ صدر انجمن ہوئے ❊

ایڈیٹوریل سٹاف۔ انگریزی اور اردو رسالے کے مستقل ایڈیٹر حضرت مولوی شیر علی صاحب ہیں جن کی خدمات حسب الحکم حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ ترجمۃ القرآن کے لیئے منتقل ہوئی ہیں اسوقت تک رسالہ ایڈٹ کرنیکا کام مولوی محمد دین صاحب بی۔ اے اور ماسٹر عبد الرحیم صاحب کرتے ہیں۔ مگر رسالہ کو مضامین کی حیثیت سے زیادہ شاندار اور مفید بنانے کی طرف ناظمان رسالہ کی توجہ بدستور ہے اور وہ وقت قریب ہے کہ جب کسی قابل بزرگ کی خدمات کو رسالے کے لیئے حاصل کر لیا جاوے۔ مولوی محمد دین صاحب اور ماسٹر عبد الرحیم صاحب خاص شکرگذاری کے مستحق ہیں جو اپنے فرائض منصبی تعلیم وغیرہ کے علاوہ رسالہ کے لیئے بھی وقت بکمال ایثار دیتے ہیں۔ اس قسم کی روح جماعت کے نوجوانوں میں قابل تقلید ہونی چاہیئے۔ انکے علاوہ چودھری ابو الہاشم خانصاحب ایم۔ اے بھی رسالہ کی خدمات بھی قابل شکریہ ہیں جو وہاں سے رسالہ کے لیئے مضمون بھیجتے ہیں۔ افسر صیغہ چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے ہیں ❊

ممالک غیر میں اشاعت۔ اس سے پہلے رسالہ انگریزی ممالک غیر میں مشہور لائبریریوں میں بھی جاتا تھا لیکن آئندہ اس مفت اشاعت کو زیادہ مفید اور نتیجہ خیز بنانے کے لیئے یہ انتظام کیا ہے کہ رسالہ انگریزی ہمارے مبلغین لنڈن کے ذریعہ تقسیم ہو۔ اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ علاوہ تقسیم ریویو کے خط وکتابت میں سہولت ہوگی اور رسالہ ان لوگوں کے پاس جائیگا جو اس سے دلچسپی رکھیں گے اور ہمارے مبلغین کا دائرہ تعارف بھی وسیع ہوگا۔ وباللہ توفیق ❊

آمد و خرچ۔ اس مہینے میں ہر قسم کی آمد اس مدمیں ایک ہزار سنتیس روپیہ پانچ آنہ نو پائی ہوئی اور کل خرچ اس مہینے کا نوسو چھیاسٹھ روپیہ پانچ آنہ ہوا ❊ (باقی آئندہ)

خریداران الفضل کیلئے ضروری

پہلے ہمارا یہ معمول تھا کہ جب کوئی درخواست خریداری اخبار کی باجازت وی پی پہنچتی تو اسی تاریخ سے اسکے نام اخبار جاری کر دیا جاتا مگر بعد میں یہ قاعدہ اسلیئے بدلنا پڑا۔ کہ ادھر ہفتہ میں تین بار یعنی دو بار اخبار روانہ ہوتا تھا اور ادھر ۱۵ - ۲۰ روز کے بعد وی پی انکاری ہو کر واپس آجاتا جس سے ۱۵ یا ۲۱ روز بعض اوقات ایک ماہ کی قیمت رائگاں جاتی۔ اسلیئے ہم نے یہ طریق اختیار کیا کہ جبتک وی پی کی رقم دفتر میں وصول نہ ہو جائے اخبار جاری نہ کیا جاے اب اسمیں ایک اور مشکل آپڑی ہے۔ خریدار وی پی وصول کر لیتا ہے اور اخبار کے انتظار میں رہتا ہے ادھر موجودہ وی پی سسٹم کے نقص کیوجہ سے بعض اوقات رقم جلدی وصول نہیں ہوتی اسلیئے ہم اخبار جاری نہیں کرتے۔ چنانچہ چودھری غلام محمد صاحب سکنہ پوہلہ